OPEN ACCESS
Journal of Semitic Religions
ISSN (Print): 2958-7514
ISSN (Online): 2958-7522
https://jsrpk.com/index.php/Journal

اسلام میں سفیر کے خصوصیات کا تحقیقی جائزہ

An Analytical Study of the Characteristics of an Ambassador in Islam

Ubaid ur Rahman,
M.Phil Scholar, Shaheed Benazir Bhutto University Sheringal, Dir Upper

Abstract

When man entered the civilized life and started to formulate laws, then a method was also practiced among them that in times of peace and war, the ambassadors of kings used to carry special messages to other kings. During the period of Jahiliyya (pre-Islamic life) the Arabs were divided into different tribes and there were wars between them for centuries. A peace treaty with. The message of truth throughout the world and the struggle for its establishment is the most important duty of the state and the nation, the responsibilities of the government are very important. The people who were given this position by the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) were practical. Along with their practical life, other qualities were also seen, for example, they have extensive knowledge, they can express their thoughts and ideas perfectly, and they can speak effectively. I understand the psychology of the people and I understand the conditions and their language of the nation or country to which I am going as an ambassador. Hz. Zayd bin Thabit was ordered by the Holy Prophet to learn the Hebrew language so that he could play a more effective role in negotiations and diplomatic relations with the Jews. When the formal Islamic state was established in Madinah, the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) made this institution especially active and through his ambassadors for the propagation of the religion of Islam, the establishment of peace and security and the welfare of humanity. Established diplomatic relations with rulers of kingdoms, princes of states and chiefs of tribes. From the Islamic point of view, it is necessary for a ambassador to have qualities like piety and good morals and to have full access to diplomatic methods. He should understand the matter and keep a close eye on the geographical conditions. Apart from that, he is good-natured, ready to answer, well-dressed. He believes in compassion and gentleness .

Considering the importance of diplomacy, in this paper we will discuss the qualities of ambassador in the light of Islam.

Keywords. Qualities, Ambassadors, Importance of Diplomacy, Quran & Sunnah

تمہید

یہ بات واضح ہے کہ کسی بھی منصب کے لیے اسی فرد کو چنا جاتا ہے جو اسی منصب کا اہل ہو اور اس منصب سے

CC BY

متعلق تمام ضروری قواعد و اصول سے واقف ہو-اس کے ساتھ ہر منصب کے حامل شخص کے لیے کچھ خوبیوں سے مزین ہونا بھی ضروری ہے تا کہ وہ اس منصب سے حاصل ہونے والے فوائد کو بخوبی سمیٹ سکیں-سفارتکاری کے باب میں سفیر کے لیے دین اسلام نے کچھ خوبیاں اور خصوصیات بیان کیں ہیں کہ منصب سفارتکاری کا حامل چند خوبیوں کا مالک ہونا چاہیئے تا کہ وہ سفیر اپنی ذاتی زندگی کے ساتھ ریاست کا بہتر تصور بھی پیش کر سکیں اور اپنی اعلی ذہانت سے اپنی ریاست کے متعلق دوسری ریاست کی سوچ و فکر کو تبدیل کرنے کے ساتھ ساتھ اس کو قریب بھی لا سکیں-

سفیر میں دو قسم کی خوبیاں ہوتی ہیں ایک جسمانی اور دوسری عقلی جسمانی خوبیاں اس کی ذات کو دلکش اور وجیہ بناتی ہے اور عقلی اس کی سوچ و فکر کو آشکارہ کرتی ہیں-جسمانی اور عقلی خوبیوں میں درجہ ذیل خوبیاں شمار کی جاتی ہے-[1]

(1- ایمان و یقین کامل

اسلامی ریاست کے سفیر، پختہ یقین مؤمنانہ وداعیانہ جذبے سے سرشار ہونا ضروری ہے-کیونکہ کہ اگر وہ اس صفت سے آراستہ نہیں ہو گا تو وہ آزمائش کی گھڑیوں میں سلطنت کی صحیح نمائندگی نہیں کر سکے گا اور یہ صفات خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود تھیں ارشاد رباری تعالی ہے:

"قل هذِه سَبْيلِيْ أدْعُوْا اِلَي اللّهِ عَلي بَصِيْرَةٍ أنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ وَسُبْحَانَ اللّهِ وَمَا أنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ"-[2]

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے کہ میر اطریقہ یہی ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں، دلیل پر قائم ہوں، میں بھی اور میرے پیروکار بھی اور پاک ہے کہ اللہ کے ذات اور میں مشرکوں سے نہیں ہوں-

(2- اتباع شریعت محمدی

محمد ﷺ کے ماننے والوں کی عقیدت کامل ایمان کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اللہ کی اطاعت کے مترادف ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ہر موقع پر اس کو بیان کیا ہے۔

ارشاد ربانی تعالی ہے : "مَنْ يُطِعَ الرَّسُوْلَ فَقَدْ أطَاعَ الله"[3]

جو بھی رسول کی اطاعت کرتا ہے وہ درحقیقت اللہ کی اطاعت کرتا ہے۔

سفیر کی ملازمت میں بہت زیادہ ذمہ داریاں ہوتی ہیں۔ دونوں ممالک کے درمیان رابطے کا انحصار سفیر کی تجاویز پر ہوتا ہے، اس لیے اسے اپنی تقرری کے انتخاب میں انتہائی توجہ دینی چاہیے۔ اس سلسلے میں سفیر کو بھی ایک انتہائی ذمہ

دار فرد ہونا چاہیے۔ ذہن میں رکھیں کہ آپ جس سفارت خانے کا انتخاب کرتے ہیں وہ کامیابی کے لیے ضروری تمام صفات کا حامل ہونا چاہیے۔

(3- عقل ودانش اور دیانت داری

ابن طقطقی کے نزدیک سفیر کی سب سے اہم خصوصیت عقل و دانائی ہے جس کے بغیر کوئی بھی سفیر اپنے فرائض کو ادا کر ہی نہیں سکتا عقل کا معیار یہ ہے کہ سفیر غلط اور صحیح سیدھے اور ٹیڑھے میں تمیز کر سکے دوسری صفت اس میں دیانتداری کی بھی پائی جانی چاہیے تاکہ کسی لالچ میں آکر اپنے ملک اورآقا کے خلاف غداری کرنے پر آمادہ نہ ہوں۔[4]

(4- قیمتی اور خوش نما لباس زیب تن کرنا

ایک سفیر کے لئے ضروری ہے کہ وہ موقع محل کے لحاظ سے قیمتی اور خوش نما لباس زیب تن کرنا چاہیئے

حضرت عبداللہ ابن العاص رضی اللہ تعالی عنہ جب حروریہ (خوارج کا ایک گروہ)کے پاس سفیر بن کر گئے تو وہ یمن کے نہایت قیمتی اور خوش نما لباس میں گئے۔

حدثنا ابوزمیل حدثنی عن عبداللہ ابن عباس قال لما خرجت الحروریہ اتیت علیا رضی اللہ عنہ قال ءانت ہولاء القوم فلبست آحسن ما یکون من حلل الایمن قال ابوزمیل وکان ابن عباس رجلا جمیلا جھیلا قال ابن عباس فآتیتھم فقالوا مرحبابک یاابن عباس ماھذہ الحلة قال ما تعیبون علی لقد رآیت علی رسول اللہ احسن مایکون من الحلل"۔[5]

ابوزمیل نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن عباس نے مجھے بتایا کہ جب حروریہ)خوارج کا ایک گروہ (الگ ہوئے تو میں حضرت علی کے پاس آیا آپ نے فرمایا اس قوم حروریہ کے پاس جاؤ تو میں نے بہترین یمنی چوغہ زیب تن کیا-

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب میں ان کے قریب پہنچا تو انہوں نے کہا، "خوش آمدید، عبداللہ بن عباس، یہ کس قسم کا ہے؟"

(5- زبان وبیان پر عبور

سفیر کو مختلف زبانوں کا ماہر ہونا چاہیے تاکہ سفارت کے فرض کو پوری طرح ادا کر سکے اور جس ملک میں سفارتی مشن پر جائے تو وہاں کی زبان سے آگاہ ہو تا کہ ان کی اپنی زبان میں ان تک اصل

بات پہنچا سکے نبی کریم ﷺ نے ہر حکمران کی طرف اپنا سفیر بھیجتے وقت اس بات کا خاص اہتمام کیا اور ایسے سفیر کا انتخاب فرمایا جو اس کے مرتبہ وحیثیت کے مطابق گفتگو کر سکیں اور وہان کی قومی زبان اور اس ملک کے حالات سے واقف ہو۔[6]

حضرت زید بن ثابت کو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سریانی زبان سیکھنے کا حکم دیا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو خطوط آتے تھے ان کو راز میں رکھنے کے لئے اور جو وفود آتے ان سے ان کی زبان میں بات کرنے کے لیے ضروری تھا کہ آپ کے صحابہ میں سے کسی کو ان کی زبان آتی ہو تا کہ بات واضح اور دو ٹوک ہو سکے۔جیسا طبقات ابن سعد میں مذکور ہے۔

"زید ابن ثابت قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انه یآتینی کتب من اناس لا احسب ان یقراھااحد فھل تستطیع ان تعلم کتاب العبرانیه او قال السریانیه ؟نعم قال فتعلمتھا فی سبع عشرۃلیلة۔[7]

زید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس لوگوں کے خطوط آتے ہیں میں یہ پسند نہیں کرتا کہ اسے کوئی اور پڑھے کیا آپ یہ استطاعت رکھتے ہیں عبرانی زبان سیکھ لیں۔ یا آپ نے فرمایا کہ سریانی زبان سیکھ لیں ؟میں نے کہا ہاں فرماتے ہیں کہ میں نے سترہ دنوں میں وہ زبان سیکھ لی۔

اسی طرح ایک اور روایت ہے جو طبقات میں اس طرح ذکر ہے۔

"زید بن ثابت قال لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم المدینة قال لی تعلم کتاب الیھود فانی واللہ مآ امن الیھود علی کتابی ،قال فتعلمته فی اقل من نصف شھر"[8]

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے مطابق، یہودیوں کا ادب سیکھو، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مبینہ طور پر مجھے بتایا تھا کہ جب آپ مدینہ تشریف لائے تھے۔ خدا کی قسم، میں اپنی کتاب پر یہودیوں کے رد عمل سے خوش نہیں ہوں۔ حضرت زید کا دعویٰ ہے کہ "میں نے اسے کم وقت میں سیکھنے میں ڈیڑھ ماہ گزارا۔

6۔ فصیح وبلیغ

اس کے علاوہ سفیر کو فصیح وبلیغ ہونا چاہیئے۔تاکہ سفارت کی ذمہ داری ادا کرتے وقت اس کے لہجے میں کوئی گھبراہٹ یا ہچکچاہٹ نہ ہو اور وہ پورے اعتماد کے ساتھ دو ٹوک انداز میں بات کر سکے۔وہ

ایک ایسا شخصیت ہونی چاہئے جو بادشاہوں کی صحبتوں میں بیٹھ چکا ہو، گفتگو میں دلیر اور کم گو ہو۔ ان کا طرز تکلم اچھوتا، ان کا انداز بیان نرالا اور ان کی شگفتگی اور شائستگی مثالی ہو، اور وہ اپنے کردار اور افعال واقوال میں نمایاں حیثیت کا حامل ہو۔ رسول اکرم ﷺ نے جن لوگوں کو بطور سفیر منتخب کر کے بھیجا ان کی علمیت و قابلیت، ان کی فضل و کمال، ان کی جرات و بے باکی پر پورا دربار حیران رہ جاتا تھا۔[9]

(7-صبر و تحمل کرنا

سفیر میں صبر و تحمل کی خصوصیت کا پایا جانا بھی از بس ضروری ہے اس کے بغیر اپنی ذمہ داری کو کماحقہ پورا نہیں کرسکتا۔ سفیر پر اس ملک میں جو بھی نامساعد حالات کا سامنہ ہو اس نے ہر مشکل وقت کا صبر و تحمل کے ساتھ مقابلہ کرنا ہے اور اپنے مشن کی تکمیل کے لئے صبر و تحمل کا دامن نہیں چھوڑنا ہے۔[10]

(8- شجاعت و بہادری

سفیر کی ذاتی اوصاف میں سے ایک اہم وصف شجاعت و بہادری بھی ہے کیونکہ بعض اوقات سفیر کو غیر معمولی حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، سربراہ مملکت سفارت کے عہدے کے لئے اپنے خاص مقرب کا انتخاب کریں تو زیادہ بہتر ہوگا، کیونکہ اس پر کلی اعتماد اور بھروسہ کیا جاسکے گا، شہسوار، بہادر اور سپاہی قسم کا اگر سفیر ہوگا تو اس سے دوسرے ملک کے لوگوں پر اچھا اثر پڑے گا وہ خیال کریں گے کہ ان کے ملک کے سبھی لوگ ایسے نڈر اور بہادر ہیں۔
[11]

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص ایک بہادر سپہ سالار ہونے کے ساتھ انتہائی زیرک لوگوں میں سے تھے یہی وجہ ہے کہ اسلام لانے سے قبل آپ اہل عرب کے سفیر ہوا کرتے تھے لیکن جب آپ نے دین حق کو قبول کرلیا تو نبی اکرم ﷺ آپ کی بہادری اور سمجھ داری کی وجہ سے ہمیشہ آپ کو اپنے قریب بٹھاتے-آپ کو شاہ عمان کے پاس سفیر بنا کر بھیجا تھا جہاں آپ نے اپنے بہترین سفارتکاری سے شاہ عمان اور اس کے بھائی دونوں کو اسلام کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی اور وہ مسلمان ہوگئے اور پھر تاحیات آپ وہیں رہے۔

"علامه بلازدی فتوح البلدان میں لکھتے ہیں کہ بعث عمرو بن العاصی السهمی وجیفر ابنی الجلندی بکتاب منه یدعوهما فیه الی الاسلام فاسلم ودعواالعرب هناک الی الاسلام فآجابوا الیه وراغبوافیه۔[12]

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہ کو عبید و جیفر عمان کے حاکموں کے پاس خط لے جانے کی خدمت

سپرد ہوئی ان دونوں کو اسلام کی دعوت دی دونوں اور اس وقت کے اہل عرب سب نے اسلام قبول کیا اور آپ کو ان میں رغبت ہوئی۔

(9)دلکش شخصیت

سفیر کی شخصیت باوقار، پرکشش اور جاذب نظر ہو۔ کافی سیاحت کر چکا ہو، ہر علم وفن سے پوری طرح واقفیت رکھتا ہو، ذہین، تیز اور شاطر ہو اسکی نظر ماضی پر ہو، اور اونچے گھرانے سے تعلق رکھتا ہو جس سے اس کی خاندانی وجاہیت بھی اسکی عزت افزائی کا باعث بنے گی۔[13]

جاحظ نے اپنی کتاب "التاج" میں آداب سفیر کے تحت سفیر کی شخصیت کے حوالے سے لکھا ہے۔[14]

1: ایک بادشاہ کے لئے لازم ہے کہ اسکا سفیر فطرت اور مزاج کے دونوں اعتبار سے صحیح اور عمدہ ہو، فصیح البیان اور ادیب ہو۔

2: سفیر ایسا شخصیت ہو جو بہترین انداز سے اپنی بات دوسروں کے سامنے کرنا جانتا ہو اور دوسروں کی بات پوری طرح سمجھنے اور اس کا مناسب اور مدلل جواب دینے کا اہلیت رکھتا ہو۔

3:بادشاہ کے الفاظ اور مفہوم کو صحیح طریقہ سے ادا کرنے کا اہل ہو اور اپنے کلام پر قادر ہو، قدرتی اور حقیقی لب ولہجہ سے بات کرنے کا فن جانتا ہو۔

4:کسی لالچ اور خرابی کی طرف مائل نہ ہو۔

5:ریاست کی طرف سے جو بھی بات ان کی ذمہ لگائی جائے اس کو محفوظ بھی کریں اور اس کو خفیہ راز سمجھتے ہوئے اس کی حفاظت کریں۔

6:بادشاہ کے لئے ضروری ہے کہ اپنا سفیر مقرر کرتے وقت اس کو پہلے ہی اچھی طرح آزمالیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رسولوں میں سے ایک، جو سب سے زیادہ باصلاحیت اور پیاری شخصیت کے حامل تھے، ان کا شمار حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے نام سے کیا جاتا ہے۔ کبھی کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت جبرائیل علیہ السلام سے دحیہ کلبی کی صورت میں وحی آتی تھی۔

وکان جبرائیل ینزل آحیانا بصورته"[15]

اور کبھی کبھی جبرئیل ان کی صورت میں تشریف لایا کرتے تھے۔

(10- ذہانت

ایک سفیر میں یہ خصوصیت انتہائی اہمیت کی حامل ہے کہ سفیر کمال ذہانت کا مالک ہو تا کہ وہ اپنی غیر معمولی ذہانت اور قابلیت کی بناء پر اپنے ملک کی نمائندگی کا حق ادا کرے، کیونکہ جب نبی اکرم ﷺ نے مصر کے بادشاہ شاہ مقوقس کے دربار میں حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کو بھیجا تو اس کی ذہانت کی اس نے خود تعریف کی اور کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ تمہارا بھیجنے والا بھی بہت ذہین اور سمجھدار شخصیت ہے۔ لہٰذا سفیر بہت زیادہ زیرک، ہوشیار، عقل و دانش، اور نصیرت اور فراست جیسے اوصاف کا حامل ہونا چاہئے۔[16]

تجاویز و سفارشات

دنیا میں سفارت کاری وہ اہم کردار ہے جو ممالک کے لئے رابطہ کی کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔

لھذا منصب سفارتکاری کا حامل چند خوبیوں کا مالک ہونا چاہیئے تا کہ وہ سفیر اپنی ذاتی زندگی کے ساتھ ریاست کا بہتر تصور بھی پیش کر سکیں اور اپنی اعلی ذہانت سے اپنی ریاست کے متعلق دوسری ریاست کی سوچ و فکر کو تبدیل کرنے کے ساتھ ساتھ اس کو قریب بھی لا سکیں۔

- اسلامی ریاست کے سفیر، پختہ یقین مؤمنانہ و داعیانہ جذبے سے سرشار ہونا ضروری ہے
- ان کا طرز تکلم اچھوتا، ان کا انداز بیان نرالا اور ان کی شگفتگی اور شائستگی مثالی ہو، اور وہ اپنے کردار اور افعال و اقوال میں نمایاں حیثیت کا حامل ہو۔ جو کہ مرتبہ و حیثیت کے مطابق گفتگو کر سکیں اور وہاں کی قومی زبان اور اس ملک کے حالات سے واقف ہونا لازمی ہے۔
- سفیر بہت زیادہ زیرک، ہوشیار، عقل و دانش، اور نصیرت اور فراست جیسے اوصاف کا حامل ہونا چاہئے۔
- سفیر کی ذاتی اوصاف میں سے اہم وصف شجاعت و بہادری کے ساتھ ساتھ سفیر کی شخصیت باوقار، پرکشش اور جاذب نظر ہونا ضروری ہے،

- اہم خصوصیت عقل و دانائی کے ساتھ ساتھ ایک سفیر کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ موقع محل کے لحاظ سے قیمتی اور خوش نما لباس زیب تن کرنا چاہیئے۔

حوالہ جات

---

[1] بانو، حسین، رسول اکرم ﷺ کی سفارت کاری، ص198، راحیل پبلی کیشنز

Bano, Hussain, The Diplomacy of the Holy Prophet, p. 198, Raheel Publications

[2] سورہ یوسف، آیت108

Surah Yusuf, verse 108

[3] سورۃ النساء، آیت80

Surat al-Nisa, verse 80

[4] پروفیسر خورشید احمد، مسلمانوں کی سیاسی افکار، ص167، مطبع ادارہ ثقافت اسلامیہ

Prof. Khurshid Ahmad, Political Thoughts of Muslims, p. 167, Islamic Culture Publishing House

[5] کتاب اللباس، حدیث1132 بن اشعث ، سنن ابوداود سلیمان

Book of Dress, Hadith 1132 Ibn Ash'ath, Sunan Abu Dawud Sulaiman

[6] ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج2، ص23

Ibn Sa'd, Tabaqat al-Kubra, vol. 2, p. 23

[7] البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، ج4، ص150

Al-Bukhari, Muhammad bin Ismail, Sahih Al-Bukhari, Vol. 4, p. 150

[8] البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، ج4، ص151

Al-Bukhari, Muhammad bin Ismail, Sahih Al-Bukhari, Vol. 4, p. 151

[9] محمد یونس، رسول اللہ ﷺ کا سفارتی نظام، ص112، مطبع علوم شرعیہ لاہور

Muhammad Yunus, Diplomatic system of Rasulullah sallallahu alayhi wasallam, p. 112, Muttaba Uloom Shariah Lahore

[10] تبسم محمود غضنفر، سلطنت مدینہ کے سفیر صحابہ کرام، صفحہ76، مطبع احسان پبلشرز لاہور

Tabsum Mahmood Ghazanfar, Ambassador of the Sultanate of Madinah to the Companions of the Prophet, page 76, published by Ehsan Publishers, .Lahore

[11] بانو، حسین، رسول اکرم ﷺ کی سفارتکاری، ص200، راحیل پبلی کیشنز

Bano, Hussain, The Diplomacy of the Holy Prophet, p. 200, Raheel Publications

[12] بلاذری۔ ابی الحسن، فتوح البلدان، ص87، مطبع التجارۃ الکبریٰ مصر

Inevitably Abi al-Hassan, Fatuh al-Buldan, p. 87, Muttaba al-Tajarat al-Kubari Misr

[13] طوسی، نظام الملک، سیاست نامہ، مطبع بردین، باب 21، صفحہ 89

Tusi, Nizam al-Mulk, Syasat Nama, Muttaba Burdeen, Chapter 21, Page 89

[14] الجاحظ، عمر بن بحر، التاج فی اخلاق الملوک، ص214

Al-Jahiz, Umar bin Bahr, Al-Taj fi Akhlaq al-Muluk, p. 214

[15] العسقلانی، ابن حجر، شہاب الدین، احمد بن علی بن محمد، الاصابہ فی تمیز الصحآبہ۔ ج1، ص472، مطبع السعادہ مصر

Al-Asqalani, Ibn Hajar, Shahab al-Din, Ahmad bin Ali bin Muhammad, Al-Asaba fi Tamizha for Sahaba. Vol. 1, p. 472, Muttaba al-Saada Misr

[16] الزرقانی محمد بن عبد الباقی،، شرح علی المواہب اللدینیہ، المطبعۃ المصریہ۔ ج3، ص350،

Al-Zarqani, Muhammad bin Abdul-Baqi, Sharh Ali Al-Mawahib al-Diniya, .Al-Mutabata al-Masriyyah, Vol. 3, p. 350